پاس پس کہا اوسکی مثل کر کیا خدا نے اوسکو پانچ پس آیا مین موسےٰ پاس تو کہا آپ نے کیا کیا
مین نے کہا پانچ اوسکو کیا پس کہا اوسکی مثل کہا مین نے سلمت پس ندا آگئی کہ مین نے پورا کیا
اپنا فرض اور اپنے بندون سے تخفیف کی اور جزا دون بندونکو دس گنی نہ رہے کہ ادریس سے
مراد الیاس ہین اور وہ بھی مکان عالی کو اوٹھائے گئے ہین اور بیت المعمور نقشہ ہی کعبہ کا اوس
عالم مین ورنہ آسمانون مین کعبہ کے محاذی بنظر حرکت زمین یا آسمان کے متصور نہین و ہر چند یادداشت
لوگونکی باتین بہت کچھ ہے لیکن صحیح خواب و بیداری کے بیچ مین قبل زمانہ نزول وحی جلی کے یہ اتفاق
ہین اور قرآن شریف کی آیت ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ سے اوس طریق سے کہ سورہ نجم مین ہم
بیان کرینگے رویت حق روح اعظم ہی ہوئی مگر وہی در پردہ تجلی شجر کی نسبت حضرت صدیقہ کو انکار نہین
اور ان احادیث پر بھی سے کا کسی صورت سے اعتراض واقع نہین ہوتا اور سدرۃ المنتہیٰ و اوسکے
پاس جنت کا ہونا جیسے ہم نے تنبیہ اول مین بیان کیا ہے بعید از عقل خرد سے نہین چہ جائیکہ عقل
کلی کے نزدیک کیونکہ کلام عالم مثال ہی ہے اور عالم مثال مین بہت تشبیہات سے مورد ذات ہوتے ہین اور قرآن مجید مین ہے قل ما کنت
بدعا من الرسل کہ فرماتے ہین کوئی نیا رسول نہین ہون جیسے اور حضرات کے کلام مین تشبیہات ویسے ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کے کلمات مین لازم اور روایت مسلم مین ابن حزم و انس ہین جو روایت جنت مین تشریف لیجانا
اور واپس آنا لکھا ہے وہ منافی اسکو نہین کہ بیدار سے یا بعد از رحلت جو اوس مین جاوے وہ پھر
واپس نہین آتا جیسے قصہ ادریس سے ظاہر ہے ٭

باب پنجم

پانچوین معراج حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر مین

(جو بیداری مین ہوئی)

مخفی نہ رہے کہ معراج پنجم عبارت نزول وحی جلی سے ہے جو جبرئیل غار حرا مین آئے اور
اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق تعلیم کی اور یہ واقعہ رمضان سنہ چہلم عمر مبارک
مین واقع ہوا اور افق مبین مین چھ سو بازوؤنکے ساتھ جبرئیل متجلے ہوئے پس اس مقام سے
جو بیداری مین ایسی صفت سے دیکھا آپ کانپنے لگے اور سردی سے زملونی زملونی فرماتے

ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف لائے یہ ایک بڑی معراج جسمانی ہے اور حضرت خدیجہ ورقہ نوفل پاس لیگئین اور اونہون نے تسکین کی اور عکی مرتضے چونکہ پرورش حضرت خدیجہ مین تھے وہ ایمان سے لے آئے ؁

باب ششم

معراج ششم حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیداری مین

جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل مین ہے جیسے ارشاد ہے سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ہو السمیع البصیر پاک ہی شرک سے وہ ذات پاک جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو رات مین مسجد حرمت والی مکہ سے مسجد اقصے تک جسکے گرد کو برکت دی ہم نے تاکہ ہم دکھلا دین اپنی بڑی آیات کیونکہ وہ شنوا ہے قوم اسرائیل کی عاجزی کو بینا ہے شرارت رومیہ کو جسکا ذکر زمان ابراہیم سے بالخصوص ہوتا چلا آیا ہے کہ رومیہ سے جو یہود برباد ہونگے زمانہ اہل اسلام مین یہود کے دشمن رومیہ برباد ہونگے اور یہ معراج جسمانی ہے اور اسمین وعدہ اراوت نشانات کبرے کا دیا گیا ہے جسکو معراج سال بارہ مین پورا کیا جیسے سورہ نجم سے ہم لکھین گے گو اسمین بھی بڑے بڑے نشان و معجزات ظاہر ہوتے اور وقت معراج یہ معراج ہوا ہے جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ابوجہل کو شبہ ڈالنے کا خیال تھا۔ واضح ہو کہ ابوبکر اوس وقت ایمان حسب آیت حتے اذا بلغ اربعین سنۃ کے لائے اور سنہ چالیس کو پہونچے اور دو سال حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خورد تھے اور نزول ابتدا وحی سے مدت تک فترت رہی اور پھر جو نزول شروع ہوا اور تعلیم کو حکم ہوا پس اول ابوبکر صدیق کو تعلیم ہوئی تو حکم تعلیم کے بعد اول ایمان ابوبکر لائے پس جبکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ معراج ہوا اول ابوجہل صبحکو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا اور کہا کیا خبر ہے ارشاد فرمایا کہ رات کو مین بیت مقدس گیا اور آگیا پس سنکر بڑی بات جانی اور ابوبکر کو کہلا بھیجا کہ آج تمہارے صاحب کو یہ ہوا یعنے تاکہ اونکو الزام دے اور ابوجہل کذیب ہوا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہلا بھیجا کہ مین اس سے زیادہ کا یقین کرتا ہون کہ جبرئیل دم کے دم مین آسمانون سے آتے ہین اور

جاتے ہین پس ابوبکر صدیق سے ملقب ہوئے اور ابوجہل نے قافلے کا حال دریافت کیا اور
بیت مقدس کی صفت پوچھی کہ کبھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم وہان تشریف نہ لے گئے تھے اور
اتفاق سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ ناگہان دیکھے تھے اوسکی صفت یاد نہ رہی تھی۔
پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا کہ فی الفور جبرئیل نے بیت مقدس کی صورت روبرو
کر دی کہ دوسرا معراج روحانی دراصل ہوا پس اوسکو دیکھکر صاف صاف ارشاد کیا اور مطابق پایا اور
قافلونکی بابت ارشاد کیا کہ فلان قافلہ مجھکو فلان جگہ ملا تھا کہ فلانے شخص کا اونٹ میرے براق سے
بھڑکا اور وہ گرا اور اوسکا ہاتھ ٹوٹ گیا اور فلان قافلہ مجھکو فلان جگہ ملا تھا اونمین سے ایک شخص نے
مشک سے پانی برتن مین لیا اور مشک کا منہ باندہتا تھا اور مجھکو پیاس تھی وہ مین نے پی لیا کہ وہ
تعجب کرتا رہا اونکی نسبت کافرون نے کہا ہم دریافت کرینگے۔ پس جبکہ وہ قافلے آ گئے اون سے
جو دریافت حال کیا مطابق ارشاد کے پایا اور نیز اونہون نے دریافت کیا کہ فلان قافلہ کہان تھا اور کب آویگا
ارشاد ہوا سورج نکلتے وقت فلان روز۔ پس جو اوسکی طلب مین نکلے اور اوسکا ذکر اوپر ہین موجود ہونے
سے۔ پس ایک نے کہا کہ وہ سورج نکلا اور خلاف ہوا تو دوسرے نے کہا وہ زورق کا اونٹ
دیکھا کہ حسب ارشاد وہ قافلہ بدستور نمود آیا اور نشانات سے جتنے ظاہر ہوتی سینہ اور سجدہ وہ جھکے
نشانات معائنہ ہوئے اور ہر چند اس معراج کا سورہ بنی اسرائیل مین آیت وما جعلنا الرؤیا التی
اریناک الا فتنة للناس مین رویا فرمایا ہے مگر استعمال رویا کا رویت چشم پر بھی آتا ہے۔
پس قائلین رویا کی پوری دلیل نہین علے ہذا رویا کے معتقدونکا قول بابت بھول جانے
نوشتہ سہ باقصہ کے کافی نہین ہو سکتے ہین کہ عام اشخاص رات کی شے دیکھے ہوئے کم ہو لیتے ہین یا
جدا جانے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور رویا کی بات اکثر بھول سکتے ہین کیونکہ تفصیل کیطرف
بہت کم التفات ہوتا ہے +

باب ہفتم

معراج ہفتم کے بیان مین

بیداری مین جسمانا مذکور ہوا اوسکے مطابق قول مرشد ہے جو فرماتے ہین ۔ مولا گو مداح فلک و مرشد

سر بگوید فلک در احمد برشاد + کہ جب بیت مقدس کے صفت ابوجہل وغیرہ نے دریافت کی پس جبرئیل علیہ السلام نے بیت مقدس سامنے رکھدیے یعنے خود مین اوسکا نقشہ ملاحظہ فرماکر خبر دی +

باب ہشتم

معراج ہشتم کے بیان مین

بعد فرصت نماز کے جیسے بخارے مین کتاب جنائز مین ہے سمرۃ بن جندب سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑہتے یعنے نماز صبح متوجہ ہوتے اپنے رو کے ساتہ پس فرماتے تم مین سے کسنے آج رات دیکہی ہے خواب پس اگر کوئی دیکہتا تو بیان کرتا۔ پس کہتا جو چاہا ہے اللہ تعالی نے پس سوال کیا ہم سے ایک روز پس ارشاد کیا۔ کیا کسینے دیکہا ہے تم مین سے خواب عرض کیا ہمنے نہین دیکہا۔ فرمایا لیکن مینے دیکہا آج رات دو مردونکو کہ آئے میرے پاس اور پکڑے میرے دونون ہاتہ پس لے گئے مجہکو ارض مقدسہ تک پس اچانک ایک مرد بیٹہا تہا اور ایک مرد ہے اوسکے ہاتہ مین چمچہ سا ہے لوہے کا ڈالتا ہے دوسرے کی باچہہ مین یہان تک کہ پہونچے اوسکی گردن مین پہیر ویسے ہی کرتا ہے اوسکی دوسری باچہہ مین اور صحیح ہوجاتی ہے اوسکی باچہہ پس عود کرتا ہے پس کرتا ہے اوسکی مثل پس مین نے کہا کیا ہے یہ دونون نے کہا چل پس ہم چلے تا آنکہ آئے ہم ایک مرد پاس جو اپنی پیٹہ پر لیٹا تہا اور ایک مرد کھڑا ہے اوسکے سر پر پتہر کے ساتہ کہ توڑ کے اوسکے سر کو۔ پس جب اوسکے مارتا ہے اوسکو لڑہکتا ہے پتہر پس اوس پتہر کے لانے کے لئے جاتا ہے پس نہین لوٹتا اوسکی طرف یہان تک کہ اوسکا سر ہوجاتا ہے اور لوٹتا ہے اوس کا سا جیسے وہ تہا۔ پس وہ شخص اعادہ کرتا ہے پس مارتا ہے اوسکو۔ مین نے کہا یہ کون ہے ان دونون نے کہا چل۔ پس ہم چلے ایک سوراخ تنور مثال کیطرف اعلا اوسکا تنگ ہے اور اسفل اوسکا واسع ہے آگ جلائی گئی ہے اوسکے نیچے۔ پس جب بلند ہوتی ہے یعنے اوسکی گرمی سے آدمی دور ہوجاتے ہین قریب ہے کہ نکل جاوین پس جب بجہتی ہے رجوع ہوتے ہین اوسکی طرف اور اوسمین مرد ہین اور عورتین ننگی پس مین نے کہا یہ کون ہے۔ یہ کہا چل پس ہم چلے یہانتک کہ آئے نہر خون پر اوسمین ایک مرد ہے کھڑا اور کنارہ نہر پر ایک مرد ہے۔ جسکے ہاتہ مین پتہر پس متوجہ ہوتے اوس مرد کی

طرف جو نہر مین تہا - پس جب وہ اوسمین سے نکلنے کا ارادہ کرے پہینکے اوسکی طرف پتہر اوسکے منہ مین
پس لوٹا دے اوسکو جہان تہا - پس جب آتا کہ نکلے پہینکتا اوسکے منہ مین پتہر - پس لوٹے جیسے تہا
پس مین نے کہا کون ہی - یہ دونون نے کہا چل پس ہم چلے یہان تک کہ آئے ایک سبز باغ مین -
جسمین بڑا درخت تہا اور اوسکی جڑ مین تہے بڈہے و لڑکے اور ناگہان ایک مرد ہے قریب اوسکے
دونون ہاتہون مین آگ ہے روشن کرتا پس چڑہایا مجہکو درخت پر - پس داخل کیا مجہکو ایک گہر مین کہ نہ دیکہا
مین نے کبہی نیک و افضل اوس سے اوسمین مرد بڈہے ہین و جوان اور عورتین و لڑکے بہی نکالا
مجہکو اونہون نے وہان سے - پس چڑہایا مجہکو درخت پر کہ داخل کیا مجہکو ایک گہر مین کہ نیک و افضل تہا
اوس سے اوسمین بڈہے و جوان ہین مین نے کہا پہرایا مجہکو تم دونون نے آج رات - پس خبر دو
مجہکو اوس سے جو مین نے دیکہا دونون نے کہا ہان لیکن وہ جو تو نے دیکہا جسکی باچہہ پہاڑی جاتی ہے
تو وہ جہوٹا ہے جو بات کرے جہوٹی پس پہیلائے جاوے تا کہ آفاق کو پہونچے تو کیا جاوے -
اوسکے ساتہہ قیامت تک اور جسکو تو نے دیکہا کہ اوسکا سر کوٹا جاتا ہے تو وہ مرد ہے جسکو اللہ نے قران
سکہلایا - پس سویا اوس سے رات مین اور نہ عمل کیا اوسمین دن مین کیا جاوے اوسکے ساتہہ قیامت
تک - اور وہ جسکو تو نے دیکہا سوراخ مین - پس وہ زانی ہین اور وہ جو دیکہا نہر مین وہ بیاج کہانے والے
ہین - اور بڈہے درخت کی جڑ مین ابراہیم ہین اور لڑکے اونکے گرد اونکی اولاد ہین اور جلانے والا
آگ کا مالک خازن دوزخ ہے اور پہلا گہر جسمین تو داخل ہوا عامہ مومنین کا گہر ہے و لیکن یہ گہر پس شہدا
کا گہر ہے اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل پس تو اپنا سر اوٹہا تو اوٹہایا مین نے اپنا سر کہ ناگاہ میرے
اوپر بادل مثال ہے اونہون نے کہا یہ تیری جگہ ہے - پس مین نے کہا چہوڑو مجہکو کہ جاون اپنے گہر مین -
اون دونون نے کہا کہ باقی رہی ہے تیری عمر جسکو پورا نہین کیا - پس جب تو کامل کرے گا تو
آوے گا اپنی جگہ مین - لیکن مخفی نہ رہے کہ مسلم مین روایت ابن حزم و انس بن مالک مین ہی کہ جبرئیل
مجہکو لے گیا یہان تک کہ آئے ہم سدرۃ المنتہی کو پس ڈہانپا تہا اوسکو رنگون نے جنکو مین نہین جانتا
فرمایا پہر داخل کیا گیا مین جنت مین - پس ناگہان اوسمین موتی کی تبہ تہی اور مٹی - اوسکی مشک
کی پس ممکن ہے اسمین توفیق اس طریق سے ہے کہ دوسرے حدیث مین داخل ہونا ہے مراد ہے
اور پہلے حدیث مین مراد سکونت ہی - واللہ اعلم +

باب نہم

بیان معراج نہم میں

در نفع ہو کہ باب معراج مسلم میں ابن عباس سے ایک معراج مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے وادی ارزق میں۔ پس فرمایا کون ہے یہ وادی۔ تو لوگوں نے کہا یہ وادی ارزق ہے فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں موسےٰ کی طرف اترنے والے ہیں ثنیہ سے اور اونکے لئے آواز ہے خدا کیطرف تلبیہ کے ساتھ پھر آئے ثنیہ ہرشا پر۔ پس فرمایا کون یہ ثنیہ ہے لوگوں نے کہا ثنیہ ہرشا فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں یونس بن متی کیطرف سرخ ناقہ جعد پر اونپر جبہ تھا صوف کا اونکے ناقہ کی زمام لیف کی ہے اور وہ تلبیہ کرتے ہیں اس مقام پر امام نودی نے فرمایا ہے کہ حیات انبیا مثل شہدا سے ہے اور تشریف لانا حضرات انبیا کا حج میں بعد از موت اس مقام سے ثابت ہے اور یہاں سے ترقی بعد از موت۔ فصوص الحکم میں لکھی ہے اور وادی ارزق وادی ہے مکہ و مدینہ کے مابین میں جیسے خود دوسری روایت مسلم میں مبین ہے ؛

باب دہم

معراج دہم کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ مسلم میں چند احادیث اون معراجوں میں ہیں جنمیں کعبہ میں انبیا پیش کیے گئے ہیں جیسے حضرت ابراہیم و حضرت موسےٰ و حضرت ابراہیم علیہم السلام جو سوا سے دوسرے معراجوں مذکورہ کے خواب میں ملاحظہ کئے ہیں جیسے مسیح کے روبرو موسےٰ و الیاس حسب فصل (٧) متی و (٩) مرقس و (٩) لوقا کے تشریف لانے جنکو پطرس نے بھی دیکھا جو عمدہ حواری تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص عام صحابہ کے روبرو جبرئیل آتے جیسے حدیث ایمان و اسلام و احسان سے ظاہر ہے۔ **معراج یازدہم** ہو کرارا ہے اہل جغرافیہ والونکے نزدیک جو تاریخ طبری سے لکھا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیت مقدس تشریف لے گئے اور وہاں سے ملک یاجوج و ماجوج و تارہ و تاویل و منسک پر اور اونپر اسلام پیش کیا اور اونہوں نے تسلیم نہ کی اور جابلقا و جابلسا والوں پر گئے

دالونیر گئے انہون نے اسلام قبول کیا اور اہل علم خوب جانتے ہین جیسے ہمنے مفصل تفسیر لمعات
ایزدی میات سرمدی مین کیا ہے کہ یہ زمین جو بیس ہزار میل کے قریب دائرہ رکھتی ہے
اور اسی زمین پر یاجوج و ماجوج اور اسی پر زمین جابلقا و جابلسا ہین لیکن حضرات انبیا عالم مثال سے
معائنہ فرماتے ہین پس اونمین اکثر تشبیہات ہوتے ہین جو کتاب دانیال کی پیشین گوئی زمان اسلام
تک دیکھی وہ جیران تشبیہات مین مقدمہ ان لوگون مین نہ ہو اور کتاب مکاشفات یوحنا جو اول
سے آخر تک دیکھی جسمین حالات اہل اسلام زمانہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم صاحب خلفائے اربعہ
سے لیکر سلطنت عباسیہ و اسماعیلیہ و کردسیہ و چنگیزخانیہ و واقعات آیندہ مین تا زمان یاجوج ماجوج
و مسیح و بارہ آئمہ مہدیہ تک جو بعد بارہ حواریوں کے ہونے والی ہین کیسے کیسے تشبیہات مین
مذکور ہین وہ اہل طغان و اہل ابین و یاجوج و ماجوج کے حالات پر جو احادیثون مین مذکور ہین
متعجب نہ ہوگا جسکے تفسیر ہمنے مفصل مقدمہ چہارم تفسیر مذکور مین اور حالات یاجوج و ماجوج مقدمہ
ششم مین کتب یہود و نصاریٰ و اہل اسلام و ہنود سے بطور تشبیہات کے لکھے ہین کہ عامہ اس زمانہ کے
واقف کمتر ہین۔ تاریخ الجمان نے تاریخ الزمان مین امام عصر وحید زمان شیخ محمود علینی محدث
حنفی مرحوم سے نقل کی ہے کہ یاجوج و ماجوج آدم و نوح کی نسل سے ہین اور اونکی وہی صورتین و
اشکال ہین جو دوسرے انسانونکی ہین اور جو کوئے خلاف اسکے خیالات جاوے وہ لغو ہے
او روجود یاجوج و ماجوج کا شرح جغمینی و مفرح القلوب حکیم ارزانی وغیرہ مین پانچوین چھٹی و ساتوین
اقلیم مین لکھا ہے۔ مگر چونکہ اس زمانہ کے علما واقف نہین اسوجہ سے یہان کچھہ مختصر لکھا جاتا ہی
کہ فصل دہم تکوین و فصل اول تاریخ ایام اول شدا خلہ مجموعہ تورات مین ماجوج کو یافث کا بیٹا لکھا ہے
جسکی اصلی مملکت مفسرین انگریزی نے تہیامین لکھتے ہین جہان سے انگریزونکی اصل ہی اور اوسکا
مقام حسب فصل (۱۷) سلاطین دوم مندرجہ تورات کے مادے بن یافث کے پاس لکھی ہے
جہان حسب فصل (۵) ایام اول و ۱۵ و ۱۶ سلاطین دوم کے ہارا و ہالوبر ا متصل خلیج مشہور
نہر جرجان تھے اور مادے کے اکثر اولاد ہمدان سے تا نہر گیلان تہی۔ چنانچہ ابتدا مین ذوالقرنین
کورش کیقباد ہمدانی نے جو مید و فارس کا شاہ تھا اور حسب فصل ۲۱ - و ۴۴ - یشیا و ۹ -
دانیال کے ذوالقرنین سے ملقب ہی جسکو انگریزی مین سائرس کبیر بہی کہتے ہین۔ ہمدان سے

لیکر تا نہر گیلان سد ڈیڑہ سو فرسنح کی تبائی جو اب تک موجود ہے اور اوسکو صاحب بیغیا وسے
ونیشاپور سے ورمیانے آرمنیہ و اذربیجان کے مابین مین لکھتے ہین اور بعض باب الابواب کو
جسپر اکثر مقام پر سلسلہ پایا ہوا ہے سد سمجھتے ہین اور یہ ذوالقرنین ۳۳۶ قبل مسیح مین فاتح بابل
تہا اور ۳۲۳ قبل مسیح مین مرا اور اوس سے پہلے ۸۰۰ قبل مسیح مین یاجوج بن سمعیا بن روبن
بن یعقوب کی اولاد بڑی زور آور تہی اوسکو تگلت پلناصر و پول اسریہ کے بادشاہون نے نکال
مملکت یاجوج مین حسب فصل (۵) تاریخ ایام اوّل و ۵ او ۱۶ سلاطین دوم کے بسایا نہر گیلان وہید
کے پاس پس قوم گالی گیلانی نسل یاجوج و نسل یاجوج نے زور پکڑا تو اونپر کیقباد نے آرمنیہ
و اذربیجان مین پہلے ایک سد بنائی جو قباد پدر نوشیروان کی مشہور ہے - مجھکو یون ظن ہے
کہ دراصل وہ کیقباد کی ہے اور پہر قباد نے اوسکی درستی کی ہے اسوجہ سے سابق بھی کیقباد
سکیکر کے سینے لکھی ہے پر عقول عشرہ و تاریخ کبنی مین قباد کی ہی لکھی ہے اور چونکہ اکثر یاجوج
بشمول بعض یاجوج کے ڈینوب ڈانیز مین زور آور ہوئے اونہین سے کاسک تہے جنکو معالم مین
عرب سے تمسک کرکے لکھا ہے تو ذوالقرنین مذکور اپنے مملکت سے غرب مین اون پر
چڑہا اور ہر ایک ملک کا غرب لطور محاورہ تعین سے ہے ناواقف تاریخ اگر اسکو نہ سمجھی جا × سے لاچار
ہے اور کاسک موٹی اونٹنگنے ہین جنکا عرض مثل طول کے ہے کہ ہر شخص انگروکرنا ترشوا سے
والا اپنے حوض کو اپنے چار و نطرف کی شانی سمجھتا ہے - پس اونکو شکست دی اور وہ قلعہ جات
جو بلوئہ کے پاس ہین غالباً اوسوقت کے ہین اور یاجوج وہان سے کوہ قاف کی شمال مین گئے
اور مملکت کبنا واقع داغستان کو جو نسل الانان یعنے ایران بن سام سے آریہ کرکے ہے
ستانے لگے پیچھے سالون مین منڈرون داغستان سے سنکرتی حروف ظاہر ہوئے
ہین تو اس مقام سے رجا ہے سکتہ ۲۲ منڈل ۷ ورگ دید رچا سکتہ ۲۳ - کانٹ (۵)
وغیرہ اتہرون مین کرک کے شر سے منترونکی بچاؤ کے لئے پناہ مانگی ہے کہ یاجوج
قوم یہودی کو دوسرونکے منترون سے ضد تہی - اس مقام سے ویدونکے شروعات کا وقت
ظاہر ہوا اور کوک کو کوک کے ساتہہ کلب درم و کلکی پران مین لکھتے ہین جنکے آنکہہ مین
کنجی اور بیل والے ہون اور اونکے آخر مین ملکہ معظمہ کا بھی ذکر ہے الحاصل یاجوج بر آتشے

کوہ یراں کے شرقیونکو بھی ستانے لگے۔ جبکہ ذوالقرنین حویلا سے سودان کو اور سائرس بھی
ذوالقرنین کے فتوحات مملکت مصر میں رولن صاحب بھی لکھتے ہیں اور وہاں سے جو جنوبی
سیر ذوالقرنین نے کی معالم میں وہب بن منبہ تابعی سے لکھی ہے مشرق کو آیا
یعنے پہلے مملکت بابل کو ۵۳۶ قبل مسیح میں بیلشصر بن بخت نصر سے چھینا اور مملکت
یہود پر یہودیونکو قید بابل سے خلاص کیا اور مملکت شرقیہ میں تمسک پر پہونچا جو سبیریا سے
روس میں ہے جہاں پہاڑوں سے حسب قرآن ستر و پردہ نہیں یہ حد شرقی اوسکی سیر کی
ہوئی اور وہاں سے حد شمالی پر مملکت توبل پر گیا جو حد شمالی سیبیریا سے روس پر ہے اقلیم
ہفتم میں اور وہاں سے اپنی مملکت کو لوٹا تو قریب تارہ کے پہونچا اور جیسے تارہ و تمسک و توبل
ابناسے یافت کے یہ تینوں شہر ہیں ویسے تارہ سے تاتار و توبل سے تبت و تمسک سے
تشین اہل چین ہیں پس تارہ جسکے پاس کوہ یراں کے دس میل کی کھائی ہے جو نہر یرال کے
قریب ہی یاجوج شمول اولاد ماجوج لوٹ کرتے تھے تو اوس مقام پر پتھر و گارے سے دو چوبونکو
باڑ دیوار بنائی جبکہ دیوار برابر دو چوبونکے ہوئے اوسپر مناسب طور سے موقع موقع سے لوہا گلا کر
پلا دیا جیسے محکم دیواروں کا دستور ہے پس اوس مقام سے اونکی آمد بند تھی اگرچہ ڈنیوب و ٹانیس
کے مابین والی لکیخرو سے جنگ کرتے رہے اور یاجوج و ماجوج کی کیخسرو پر فتح نمایان ہوتے
اور سرا یلک لوٹتے رہے لیکن پورب کیطرف کوہ یرال سے نہ نکل سکے کہ ہر چند حسب حدیث
اوسکو چاٹتے یعنے کھودتے اور کاغذ برابر رہجاتی یعنے کم رہجانے پر آر پار نہ ہوتی تھی کہ اوس
سے گر کر مستور ہوجاتی لیکن یہ اوسوقت تک اونکا کام رہا جب تک ام المومنین حضرت زینب
رضی اللہ عنہا سے روایت نہ ہوئی تھی پھر ایک روز حسب روایت صحاح ستہ کے وہ آر پار
ہوگئی یہ ایک خروج اونکا ہوا۔ دوسرے خروج کی بابت حدیث میں ارشاد ہے کہ ہزار سال
بعد میرے قیامت اوسے گی اور تین سو سال گذر گئے اور قیامت اب تک نہ آئی اوسکا
جواب فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات یوحنا میں لکھا ہے کہ خداوند چار خلفا کی ہزار سال تک شیطان کو قید کرتے اور ہزار
سال کے بعد شیطان قید سے خلاص ہوگا اور یاجوج و ماجوج کو بہکاوے گا کہ اطراف ممالک اہل
اسلام پر تسلط کرنا شروع کرینگے وہی شاہد ہوا اور آیت وہم من کل حدب ینسلون کے مطابق

حد یب شمالی سے یاجوج روس ٹرہا اور حدب جنوبی سے دوسرے اہل یورپ جڑ ہے
جیسے ابوالفضل مین لکہا ہے کہ چاچینونکا راہ اہل فرنگ روکتے ہین جسکو عرصہ تین سو سال کا ہوا
اور فصل ۳۰ و ۳۹ خزنیل مین مفصل کیا کہ یاجوج واسطے رنسیا و توبل و تمسک کے ساتہہ آخر
زمانے مین جرمن وفارس اپنا سے گومر یعنے کیومرث بن یافث ہونگے و دیکہو چشم خود شاہد ہے
اور اوسکا تسلط کوش بن حام کے اولاد پر ہوگا جو جنکو نکے پاس لیتے ہے وہ ہی بخارا و خیوا
و فرغانہ وغیرہ کے تسلط سے ظاہر اور اونکے ساتہہ گومر کے بقیہ اولاد یعنے سکتر ستا نے اولاد
سکتر سے ہونگے وہی مرو پر قابض ہوا اور جہان اسکتر کے اولاد ہوگے وہان متصرف ہوگا —
اور تیبرا کے اولاد سے بربر و سودان و کابل یعنے بقول بعض ہے اوسکا حال ہی فصول مذکورہ
مین لکہا ہے اور شیر ببر سوداگر و نکے جہنڈے پر شیر کا نشان ہے یعنے انگلستانیونکا
باشندہ دن ہند و تارسیس پر تسلط لکہا ہے اور جیسے تارسیس کے اولاد سے صور و صیدا
تہے ویسے نیان وجادہ و جاپان نسل تارسیس بن یوان سے ہین پس برہما کے شرق نشان
چین پر سرکار انگریزی کا تسلط ہوجانا قریب قیاس ہے — یہ دوسرا خروج یاجوج و ماجوج سے
اب تیسرا خروج بیت مقدس پر ہوگا مگر پہلے سنہ ۱۳۲۴ھ کے قریب سلطنت ترک نبی قنطوراہ
نسل ابراہیم سے باقی رہے گی جو عیفا بن مدین کی اولاد سے ہین جنکو انیجا کرکے لکہتے ہین انکا ملک
نبی اصفر لے لین گے اور اونکے بعد امام مہدی مدینے سے مکہ مین آکر پہچانے جاوینگے اور
بنی اصفر پر فتحیاب تا مملکت قسطنطنیہ ہونگے اوسوقت دجال آوے گا اور اوسکو مسیح علیہ السلام
سنہ ۱۳۳۵ کے قریب قریب قتل کرینگے — اوسوقت تیسرا خروج بیت مقدس پر ہوگا اسکو عرصہ
(۲۰) سال کا باقی ہے اور قرآن مجید مین حسب آیت افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی
من دونی اولیاء کے بعض یاجوج و ماجوج خدا کے بندون مسیح و مریم کے پرستش کرنے والے
جنکے نہا نہین اس جہنم زمینی مین جو جنت آدم کے مقابلے مین ہے کیسے کیسے ہورہے مین
اور بعض حسب آیت هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا الذين ضل سعيهم في الحيوة الدنيا وهم يحسبون
انهم يحسنون صنعا کے محو حیات دنیا کے معتقد جو صنعتین اچہی بناوین اور ظاہر کو طویل القامت کو
مثل کہجور و تاڑ بولتے ہین اور جنوبیے روسے طویل القامت کو مثل درخت آذر کہنا جو سنہ گز کا

ہوتا ہے بعید نہین جو حدیث مین بطور محاورہ آیا ہے کہین ستر گز کا نہین فرمایا علے ہذا شمالی روس کے بوتونکو مرتضے نے بالشتیہ کہا ہے اور کان حواس مین عمدہ ہوتا ہے۔ اس جگہ سے قرآن مین کافرون کا قول نسبت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تہا کہ وہ کان ہین بالتشبیہ یہ لوگ کان اعنے حواس ظاہر سے کو لحاف واستعمال کر رہے ہین و باطنے کان معرفت ندارد کہ وہ مثل فرش ہین اور انہین سے ایمان کمتر لاتے ہین۔ پس جو ارشاد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ وہ ایمان نہ لاوینگے پورا ہوا اور کثرت کی اونکی یہ حالت کہ ایک شہر اجمیر مین اجمیر کے باشندے چالیس ہزار ہین و ایک شہر لندن مین چالیس لاکھ ہین و علے ہذا دوسرے امور کو غور کرنا چاہیے کہ نہ انکے روبرو پہاڑ ٹہیرے نہ سمندر۔ بحیرہ طبریہ جو پندرہ میل مین ہے اوسکے کیا حقیقت ہے جو ٹہیرے جسکے بابت حدیث مین ہے اور جابلقا وہ ہے مملکت بلقان جسمین ہنوز جابلیاق شہر ہے اور جابلسا وہ ہے بلنسہ اسپین ہے جسمین سے اہل اسلام کے عملدار سے ایک مین بہت تہے دوسرے مین بہت تہے۔ سب ہے اور وہ بہت کچہہ آباد ہین اور اونکے سارے اشخاص عالم مثال ہین جو دیکہے اونکے نسبت دنیا اور اس عالم کے مطابق ارشاد ہوا یہ مین نے اپنے خیال کے مطابق لکہا ہے جسکو زیادہ تحقیق منظور ہو وہ تفسیر سے حیات سرمدی دیکہے جسمین صدہا و ہزارہا عجائبات ہین

باب دوازدہم

عظیم ترین معراج کی بیان مین

(جو بارہوین سال حسب سورہ نجم کے ہوا)

ہرچند اسکو سال بارہ نبوت کی نظر سے پہلے لکہنا تہا پر بنظر زیادت بیان کے تاخیر کی اور جو شخص مسئلہ بروز و مثل سے واقف ہے وہ اس کو خوب سمجہے گا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم وجہ دیروز روح اعظم ہین جو بنظر حقیقت رب ہے روح ہین اور بنظر ظاہر نبی و رسول پس قرب سے فی الحقیقت قاب قوسین کیا تا او ادنی صحیح ہے جسمین حضور صلے اللہ علیہ وسلم مفقود دنیا سے نہین ہوسنے بلکہ یہان پر رویت اپنے آپ مین تہے جیسے فرماتا ہے

والنجم اذا ہوے الی آیات ربہ الکبرے خلاصہ ترجمہ قسم ہے نجم محمد کی جو شب
معراج مین ترقی پاکر درجہ انسانیت مین اترا نہ گم ہوا تمہارا صاحب نہ کج اور نہ بولے خواہش سے
نہین ہے اوسکا قول مگر وہ جو وحی کیا اوسکے رب سنے تعلیم کیا اوسکو صاحب قوت زور
والے رحمن سنے بصورت روح اعظم جیسے سورہ رحمن مین ہے پس اوبر لورے ہوسے
محمد اپنے رتبہ ترقی پر اور اود ہر روح اعظم تہا افق اعلے کے ساتہہ پہر قریب ہوسے محمد
افق اعلے کے طرف تو اترا روح اپنے درجہ سے نیچلے ہوکر پس اس ترقی محمد و تنجلے روح
ہوسے محمد بقدر قوسین بلکہ اوس سے بہی قریب۔ پس وحی کی روح سنے اپنے بندہ محمد
کیطرف وہ جو وحی کے نہ دروغ کہا دل محمد سنے وہ جو دیکہا۔ آیا تم شک کرتے ہو اوسپر
جسکو اوسنے دیکہا اور البتہ دیکہا۔ بار دگر معراج اول مین سدرۃ المنتہی کے پاس اوس سدرہ
کے پاس جنت ماوا ہے جب ڈہانپا سدرہ کو اون الوانون نے جو ڈہانپا نہ بہٹرے ہوسے
بصر محمد نہ کج رویت حق مین اون الوان کیطرف دیکہنے سے بلکہ توجہ روح مین ہے برا
البتہ دیکہین اپنے پروردگار کے بزرگ آیتین رہ جو موعود سورہ اسرے کی آیت
لنریہ من ایتنا الکبرے مین تہین اور بزرگ ترین آیات سے روح اعظم مظہر اول ہے
جسکے نسبت اول ما خلق اللہ نوری وارد حدیث مین ہے۔ یہ ترجمہ صاف آیات کا۔
مطابق مذہب ابن عباس کی ہے اور اسمین کچہہ شک نہین کہ جبرئیل حسب سورہ کورت کے
افق مبین مین زمان شروع وحی جلے مین چہہ سو بازونکے ساتہہ دکہلا سئے دے۔ پس
صدیقہ کے استفسار مین تفسیر آیت ولقد راہ بالافق المبین مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم
سنے مراد جبرئیل سے فرماتے۔ پر افق اعلے پر مقام جبرئیل نہین وہا نپر روح کا مقام ہے
جو ذی العرش ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت صدیقہ فرماتے ہین کہ مین سنے حضور صلے اللہ
علیہ وسلم سے آیت ولقد راٰہ بالافق المبین اور آیت ولقد راٰہ نزلۃ اخرے
کو دریافت کیا تہا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کے نسبت فرمایا تہا کہ اوسکے عظیم جثہ
نے بند کیا تہا زمین و آسمان کو پس نسبت افق مبین کے جواب مسلم ہے کہ وہ حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے لیکن دوسرے آیت کی بابت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف

سے جو اب خلاف آیت کے کیسے ہوسکے جسمین رویت سدرۃ المنتہٰی کے پاس ارشاد کی گئی
ہے اور روایت من یامین نامن الایمان سکے وسط مین ہے۔ اسمین کسی راوی کو اشتباہ
واقع ہوا جو حضرت صدیقہ و حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف نسبت کر دیا ہے پس اسیطرح
یہ حدیث مسلم غریب ہے جیسے ترمذی مین ہے کہ ابوبکر رضی نے بلال کو حضور صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ قبل از نبوت ممالک شام سے کر دیا تھا کہ یہود سے ضرر نہ پہونچے اگرچہ راوی
اوسکے درست ہین لیکن چونکہ تاریخ کے خلاف ہے کہ بلال قبل از نبوت کب مملوک
صدیق کے تھے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے قابل سند نہین اور ایسا کچھہ اشتباہ
بہت مرتبہ حضرات جلیل القدر سے اتفاق سے واقع ہوا ہے دیکھئے تمتع و قران کے
ممانعت عمر فاروق و ذوالنورین نے کی اور مرتضے نے قران کے موافق جاری
کرے یا جناب مرتضے و عباس و حضرت زہرا رضی اللہ عنہم نے طلب وراثت کے
حالانکہ حدیث مین نحن معاشر الانبیا لا نورث و لا نورث وارد ہے جسکے مطابق بعد
کو جناب مرتضے نے تعمیل کی۔ اب اس مقام پر تحقیق احادیث مثل نور انّی اراہ النورانی
اراہ کے مناسب ہے پس مخفی نہ رہے کہ جیسے حدیث مین روح کے نسبت جیسے اول
ما خلق اللہ العقل ہے ویسے اوّل ما خلق اللہ نوری وارد ہے پس ابوذر نے رویت رب جب
دریافت کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ نور کو مین نے دیکھا جیسے دوسرے
روایت مسلم مین ہے اور معنے نورٌ انّی اراہ کے صاف ہین کہ وہ مطابق حدیث اوّل
ما خلق اللہ نوری کے میرا نور ہے دوسرے جگہ اپنے سوا مین کہان دیکھون جیسے
ایک روایت مین نورانی بفتح راہے مطلب اوسکا یہ ہے کہ مین خود نورانی ہون
بسبب اسکے کہ وہ میرا نور ہے اوسکو دیکھتا ہون اور ابن عباس اس رمز سے آشنا تھے
جیسے آپ کا ارشاد ہے کہ حضور نور نے نور کو دیکھا۔ اس مقام سے۔ ومن رأنی
فقد رای الحق ہے جیسے موسے کو ارشاد فصل بستم جزو ۲ مین ہوا کہ تو یہ نمونہ دیکھتا ہے
بعد اوسی ظہور کا جو نمبر ۱ ہفتم مین فرمایا جاوے گا اور حجاب حق وجود مطلق نور ہے
امدو راسے حجاب سے کلام و رویت کی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا معتقد ہین

اور بلا حجاب وجود مطلق کی رویت من حیث الاطلاق کب متصور اگر اوٹھا دیوے حجاب تو البتہ
جلا دیوین جلال اوسکے وجہ کے اوسکے خلق کو جہان تک منتہی ہو۔

تتمہ

اس ہوا سجکے متعلق

مخفی نرہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑہے پس آیت مذکورہ کے بعد آیت افرایتم اللات والعزے اے من شایان ہے یعنے نبی نے تو دیکھا رب کو کیا تم نے دیکھا لات وعزے وغیرہ بتان ذلیل کو کیا تمہارے لیئے نر ہے اور خدا کے لیئے مادہ یہ اسوقت مین تقسیم بری ہے نہین ہین یہ بت مگر وہ اسما جو تمنے و تمہارے باپ دادون نے نام رکھے ہین نہین نازل کیا اللہ نے اونکے ساتھ دلیل نقل ہے کہ ایک روز آیت افرایتم اللات والعزے ومنوۃ الثالثۃ الاخرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہے اور بطور استفہام کے جو آیت اول و آخرین ہے فرمایا تلک الغرانیق العلے وان شفاعتہن لترتجے یعنے کیا یہ بڑے سردار ہین آیا بہ تحقیق — انکی شفاعت۔ البتہ امید کیجاوے پس اس سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تمنا تہی کہ کافر ایمان لاوین پر معاملہ برعکس ہوا کہ کفار اسکو تحقیق پر سمجھے اور آیندہ وسابق کے استفہام وخواری وذلت بتوان کا نہ خیال کیا۔ پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مع مسلمانون کے کافرون نے بہی سجدہ کیا۔ یہان تک کہ ایک بڈہا جو سجدہ ازمین سے نہ کرسکتا تہا اوسنے کنکر اوٹھا کر ہاتہہ مین لیے اور سجدہ کیا۔ اور کفار نے کہا کہ ہمارے و مسلمانونکے بتونکے تعظیم کی بابت تکرار تہی اور تعظیم کرنے سے بتونکی وہ تکرار جاتی رہی یہان تک اس خبر نے اشتہار پایا کہ مہاجرین حبشہ تک خبر پہونچی وہ واپس آئے الحاصل بعد اسکے کہ کافرون نے اپنا مقولہ کہا حسب سورۃ حج کے جبرئیل آئے کہ اے محمد علیک الصلوۃ والسلام کچہہ وحی مین ازاد کیا آپ نے فرمایا نہین۔ پس آیت سورۃ حج مین وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الے علیم حکیم آئے یعنے اور ہم نے پہلے رسول نبی نہین بہیجے مگر جب آرزو کی نبی نے قوم کے ہدایت کی تو خلل ڈالا شیطان نے اوسکے آرزو براری مین چنانچہ ابراہیم نے آرزو کی کہ آزر مسلمان ہون وہ نہ ہوئے موسے نے آرزو کی کہ قوم

میری ہدایت پر رہے۔ اور ہارون کو خلیفہ کر گئے۔ اور انکے عقب مین گوسالہ پرستے ہوسے
اور سامری نے آرزو کی کہ بنی اسرائیل ہدایت پادین وہ سرکش ہوگئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے آرزو سے ہدایت امین استفہامون مین الہو استفہام ہے کہ مقولہ مذکور فرمایا وہ بتحقیق ذخیرہ سمجھکر
اور اوسکو قران خیال کیا۔ پس نسخ کرے اللہ وہ جو القا کرے شیطان پھر محکم کرے اللہ اپنے
آیات واللہ دانا باحکمت ہے۔ والحمد للہ علے ذلک

تمت

خلاصہ اوائل

رسالہ درہ نادرہ مولفہ مولوی محمد مظہر الہادی طبیب متخلص بہ سہیل امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً لک یا عمیم الفضل والنعم وشکراً لک یا ذا العزۃ والاکرام من اجل نعمک ان جعلتنا من امۃ النبی الہاشمی المکرم فصلی اللہ علیہ صلوۃ دائمۃ وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ خدمت ارباب تحقیق مین فقیر محمد مظہر الہادی عرض پرداز ہے کہ رسالہ جلیلۃ القدر علیۃ المنزلۃ معراج الرسول مقدمہ معراج مین ایک عجیب پاکیزہ رسالہ ہے جسکے مثل چشم زمانہ نے نہین دیکھا اور جیسے میری استعداد ہے اوس سے بڑھکر ہے لیکن باب یازدہم مین واقعات اسلامیہ مشکلات مکا یومین سے جو لکھے ہین نہایت مجمل ہین جسکے تفسیر کتاب لمعات انوری مین موجود ہے مین نے مناسب دیکھا کہ اوسکے کچھ رموز غوامض سے تفصیلونکو کہولون وچونکہ اوسمین عمدہ بیان چار خلفا کا ہے لہذا اس عمدہ مقدمہ کو ایک مقدمہ چار مفتاحونپر مشتمل کیا وباللہ التوفیق

مقدمہ

ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں جیسے محمد رسول اللہ کے بعد والذین معہ سے اشارہ صدیق کیطرف
و اشداء علی الکفار سے فاروق کی طرف رحماء بینہم سے ذوالنورین کیطرف تریٰہم رکعا سجدا سے
مرتضیٰ کیطرف یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سے امام حسن مجتبیٰ کیطرف سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود
سے شہید کربلا کیطرف ہے ویسے فصل ۳۳ سفر تثنیہ موسے مین درس ۲ سے محمد رسول اللہ
کے مثل ہے اور موسےٰ نے کہا کہ خداوند سینا یعنے مکہ سے آیا اور شعیر سے یعنے بعد سے
ہو کے شعیر بن اسحاق سے طلوع ہوا فاران یعنے جنگل مدینہ ہے کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا
دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا یعنے متبعوں مہاجر و انصار سے اسمین اشارہ والذین معہ کا ہوا اور
دا ہنے ہاتھ مین ایک آتشی شریعت اونکے لئے تھی یہ اشداء علی الکفار کے تفسیر ہوئی۔ ۳
ہاں وہ اون قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اشارہ رحماء بینہم سے ہے اور اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ مین
ہین تریٰہم رکعا سجدا کیطرف اشارہ ہے اور وے تیرے قدمونکے نزدیک بیٹھے ہین یبتغون فضلا من اللہ
و رضوانا کیطرف اشارہ اور تیرے باتونکو مانین گے سیماہم سے وجوہہم کی تفسیر اور مثلہم فی الانجیل کے
تفصیل انجیل متی فصل (۵) مین ہے کہ محمد رسول اللہ کے ہمراہیون کے تفسیر درس (۳) سے یون شروع
کی ہے (درس ۳) مبارک وے جو دل کے غریب ہین کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہین کی
ہے (۴) مبارک وے جو غمگین ہین کیونکہ وے تسلی پاوین گے۔ اب ہمراہان حضرت
صدیق کی نسبت یہ ہے (۵) مبارک وے جو حلیم ہین کیونکہ وہ زمین کے وارث ہون گے
ہمراہان عمر فاروق کو فرماتا ہے (۶) مبارک وے جو راستبازی کے بھوکے پیاسے ہین کیونکہ
وے آسودہ ہونگے۔ ذوالنورین کے ہمراہیونکو فرماتا ہے (۷) مبارک وے جو رحمدل ہین
کیونکہ اونپر رحم کیا جاوے گا۔ علی مرتضیٰ کی نسبت فرماتا ہے (۸) مبارک وے جو پاک دل ہین
کیونکہ وے خدا (یعنے رسول خدا) کو دیکھین گے (یعنے بنظر حقیقت) امام حسن کو فرماتا ہے
(۹) مبارک وے جو صلح کرنے والے ہین کیونکہ (رسول) خدا کے فرزند کہلائین گے۔ امام حسین
کے حق مین فرماتا ہے (۱۰) مبارک وے جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہین
کیونکہ خدا کی بادشاہت انہین کی ہے یعنے امامت اونکی و اونکی اولاد کی ہے اور سورہ
شوریٰ مین ہے وما عند اللہ خیر و ابقیٰ للذین آمنوا و علیٰ ربہم یتوکلون صفت

صدیق میں ہیں اور و الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش و اذا ما غضبوا ہم
یغفرون صفت فاروق میں اور والذین استجابوا لربہم و اقاموا الصلوٰۃ و امرہم
شوریٰ بینہم و مما رزقناہم ینفقون صفت عثمان سخی صاحب شوریٰ کے حق میں
جنہوں نے صلوٰۃ یعنے قرآن کو برپا کیا اور والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون
صفت مرتضے میں ہے جبکہ حضرت طلحہ و زبیر و صدیقہ پر غلبہ پایا کہ مرتضے ہی حسب و جزاء سیئۃ سیئۃ
مثلہا کی اور مومنین سے لڑے پھر مرتضے کی تعریف میں فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ
ہے کہ عفو طلحہ و زبیر کو کیا و اصلاح حال اور مومنین کے پھر بحق شامیوں کے فرماتا ہے انہ لا یحب
الظالمین پھر بحق مرتضے فرماتا ہے ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل
پھر بحق شامیوں کے فرماتا ہے انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون
فی الارض بغیر الحق اولئک لہم عذاب الیم جنہیں عمار یاسر شہید ہوئے و امام حسن
زہر دئے گئے اور امام حسین مع اقربا شہید ہوئے اور کیسے ظلم و ستم سے یزید نے شہید کرایا جسکا
بیان نہیں ہو سکتا۔ پھر بحق امام حسن فرماتا ہے ولمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور
پھر بحق مروانیہ فرماتا ہے و من یضلل اللہ فما لہ من ولی من بعدہ پھر بحق کل ظالمین فرماتا ہے
وتری الظلمین لما راوا العذاب سے من الہاشمیین یقولون ہل الی مرد من
سبیل وتریہم یعرضون علیہا ای فی القیامۃ خاشعین من الذل ینظرون من
طرف خفی یہ چونکہ مسلمان ہونگے اندھے ہو کر نہ اوٹھیں وقال الذین آمنوا ان الخسرین
الذین خسروا انفسہم واہلیہم یوم القیامۃ الا ان الظالمین فی عذاب مقیم یہ حال
بنی امیہ کا لیکن حجۃ الوداع کے روز حسب حدیث ظالمین امت ہی بعد دعا ئے حضور صلے اللہ علیہ
وسلم کے بخشے گئے پھر بنی ہاشم عباسیہ و اسماعیلیہ کو بنظر استقدام فرماتا ہے جبکہ وہ بھی ظلم کرنے لگے
لو زومیہ سے پاداش پائیں اور پھر اللہ سے ہی اونکی مدد ہوئی وما کان من اولیاء ینصرونہم
من دون اللہ اسپر بھی جب ظلم سے باز نہ آئے تو فرماتا ہے و من یضلل اللہ فما لہ من
سبیل پس بکثرت تباہی آئی بد ان نظر فرماتا ہے استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم
لا مرد لہ من اللہ ما لکم من ملجا یومئذ سے عباسیہ وما لکم من نکیر اسے اسماعیلیہ فان اعرضوا

نما ارسلناک علیہم حفیظا ان علیک الا البلاغ اب بحال زکے فرماتا ہے جبکہ
اسلام سے آدمی وانا اذا اذقنا الانسان منا رحمۃ فرح بہا وان تصبہم سیئۃ
بما قدمت ایدیہم فان الانسان کفور اب اونکی بدلی کا زمانہ آن پہونچا کہ چار و طرف
سے زیادہ ہے اب قریب عرصے مین سلطنت جانے والی ہے منہ الغوسے آگے اوسکے بعد پھر امامت
مہدی ومسیح جو خدا کی بادشاہت ہے آنے والی ہے جو آسمانی بادشاہت سے تعبیر کیجاتی ہے
اور اوسکے بعد پھر خراب دنیاوی زمانہ ہوگا کہ اللہ کا نام لینے والا نہ ہوگا تو زمانہ عقیم کا ہوگا۔
نظر بران فرماتا ہے للہ ملک السموات والارض یخلق ما یشاء یہب لمن یشاء اناثا
لمن یشاء الذکور او یزوجہم ذکرانا واناثا ویجعل من یشاء عقیما

مفتاح اوّل

شرح سات باب اول مکاشفات مین

مخفی نرہے کہ مکاشفات کی تین اول بابون مین تمہید ہے سات کلیساؤن کو آیندہ واقعات اسلام کے پیشین گوئی پر کہ جو آنے والی باتین تسلیم کرے گا وہی غالب ہوگا اور مسیح ربانی کرو اکو من مخفی و حیات ابدی وغیرہ دونگا یعنے اوسکو اسلام سے عزت مین بخشونگا اور باب چہارم سے اون واقعات موعودہ کا بیان شروع ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کمان کو بہ نظر آئے کہ وجہ دوم اعلم مین۔ عرش نشین کہتے ہین جسکے عرش مین کے چار خلفا حامل تھے اولاً بہ ترتیب ایمان اسد وبکر و انسان عقاب ذ سے بیان کیا ہے اور ثانیاً باب ششم مین بہ ترتیب خلافت۔ ترتیب ایمان سے یون ہے کہ اسد سے مراد اسد اللہ علی اور بکر سے ابوبکر جنکے نام مین بکر کا لفظ ہے اور بکر بچہ شتر کو کہتے ہین جو کہ ترجمہ لفظ ثور عبرانی کا ہے دراصل ثور زیادہ تر بچہ شتر پر مستعمل ہے مترجمین نصارے نے غلطی سے اوسکا ترجمہ بچھڑے سے کرتے ہین اور انسان یعنی مردنیک سے ذوالنورین عثمان مراد ہین۔ اور عقاب سے مراد حضرت عمر ہین۔ فارق بین الحق والباطل آپ چونکہ بڑے باجلال اور زور آور تھے لہذا او جانور سے مشابہت دیگئی جو نہایت قوی الاصل جانور ہوتا ہے یہان تک کہ دوسرے کا شکار کیا ہوا نہین کھاتا ہے کہ وہ فارق ہے اپنے دوسرے کے حق مین اور چونکہ تخت نشینون سے

مراد چوبیس عمال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور خلفا کے
چھہ چھہ پردن سے وہ چوبیس حکام معبر ہین جو ہر خلیفہ کے دارالخلافت سے
مقرر کئے گئے تھے - اور سمندر بلور مثال سے قران شریف مراد ہے اور باب
پنجم مکاشفات مین برہ سے مراد کہ ذبح تو نہین ہوا پر گویا ذبح سمجہا گیا مسیح علیہ السلام ہین جنہون نے
عالم مثال مین جناب تخت نشین سے کتاب سات مہر کے لے اور چوبیس تخت نشین وچار خلفا نے
کہا کہ ہم زمین پر بادشاہت کرینگے اور باب ششم مکاشفات مین اوس کتاب کے مہرونکے کہولنے کا
بیان کیا ہے پہلے مہر کے توڑنے مین خلافت صدیق کا بیان ہے جو نسل نقرہ گھوڑے کے
صاف تہی کمزور اور دوسری مہر کے توڑنے مین خلافت فاروق کیطرف جو نسل سرنگ گھوڑے کے
مضبوط تہی اور جسکی تلوار بہت لمبی تہی اور ربع سکونہیر گویا اوسکی لڑائی ہورہی تہی ۔ اور تیسرے مہر کے
توڑنے مین خلافت عثمانیہ کا بیان ہے جسکی خلافت مشکی گھوڑے کیطرح زیادہ عرصے تک رہی
اور آخر وقت مین بڑی آفت آئی اور چوتہی مہر کے توڑنے مین مرتضیٰ کی خلافت کا بیان ہے
جو نسل کہر گھوڑے کے کمزور ہوگئی تہی جسکے پیچہے عالم غیب سے شجرات اہل کمال رواں ہین اور
پانچوین مہر کے توڑنے مین مطابق قران وحدیث اوس زمانہ مابعد خلفا کا ذکر ہے جسمین اول
تو ملک عضوض ہوا جسمین عمار شہید ہوئے اور حضرت امام حسن مسموم ہوئے اور امام حسین پر کیسے کیسے
ظلم اور ستم ہوتے اور جب مظلومون نے دعا کی تو حکم ہوا کہ اور دوسرے بہائی بہی شہید ہولین تیسرے زمانہ
مرادیہ ہین جو ملک جبریہ ہوا اور یہی زمانہ عدالت کا ہاشمیہ عباسیہ واسماعیلیہ کے خلافت مین ہو جو خلافت
بادخن حدیث مین ہے یہ دو شاخ زیتون اسلام کی تہے جسکے تفصیل آیندہ اوسے گی اور چھٹی مہر
کے توڑنے مین خلافت حقہ امام مہدی ومسیح کے موعود ہے جسمین کمال عدالت ہوگی وہ
آیندہ انیوالی ہین اور اونکے ساتہ مطابق باب ہفتم کے ایک لاکہ چوالیس ہزار یہود وباقی
بے حساب اہل عرب خرما کی ڈالی لئے ہوئے موحد ہونگے + تمام کتاب

تقریظ دلپذیر از واقف علوم خفی وجلی مولنا ابو الامجد سید احمد صاحب از سادات بارہ

نحمد اللہ علی ما انعم ✦ من اسلام ودین احکم ✦ نشکر اللہ علی النعم خصص الرسل بہاں آدم
واصطفی احمد منہم فضلاً ✦ کاسمہ اسمہ خیر امم ✦ صل علی سیدنا وصلوۃ ✦ تا علی آلہ اودم اودم ✦

الحمد للہ اس اوان نیک عنوان مین رسالہ عجیبہ مسمے بمعراج الرسول مطبوع ہوا جسکے مضامین کی صفت مین لا عین رات ولا اذن سمعت ولا علی قلب بشر زمانا خطرت کہہ سکتا ہون کہ ہر چند فقیر علماء زمانہ کی خدمت مین ممتاز ہوا اور سیر وسیاحت سے مختلف کتب خانہ طرح بطرح جسکے نظر سے گذرے پر یہ مضامین کہین نظر سے نہ گذرے جسکے حوالہ کتب معتبرہ کے ساتھ سراسر مطابق وعجیب یہ ہے کہ وہ کتابین دوسرے علماء کے نظر سے بارہا گذرنے پر مطلب فہمی حصہ مولف رسالہ موصوفہ مین آئے چنانچہ ایک مطلب کی تفصیل پر مین اپنا کلام تمام کرتا ہون ورنہ ہر ایک مسئلہ کے نیچے محل مقدور بنتے ابن اور وہ یہ ہے کہ مصنف اوسکے فصل ۲ و ۷ دانیال سے بادشاہت خدا مصطلحہ کو زمانہ اسلامیہ ثابت کرتے ہین مین نے جو کتاب دانیال دیکھے اور دوسرے قومونکے تاریخ سے اوسکو وزن کیا بادرقی۔ باوجود صاف پایا کہ زمانہ دانیال سے چار بادشاہونکے ہوا جلی ہے ایک بخت نصر ہے اور اسکے بیٹے بیلشضر کے کہ بخت نصر نے سنہ ۵۸۶ قبل مسیح مین بیت مقدس کو برباد کیا اور سترہزار یہود کو بابل مین مقید کیا اور بیلشضر سنہ ۵۳۸ قبل مسیح مین بادشاہ ہوا اور اوسنے بھی یہود کو مقید رکھا تو اونکے لئے حسب آیت والذاریات ذروا کی بخت نصر سے سلطنت کی ہوا پراگندہ کرنے والے ہوئے اور دوسرے سلطنت کیانیہ ہوئی جنمین کیقباد حسب فصل (۸) دانیال کے بنظر بادشاہت میڈ وفارس کے مینڈھا دو سینگ والا کرکے دکھلائے دیا اور نے سنہ ۵۳۸ قبل مسیح مین بابل فتح کیا اور حسب آیت فالحاملات وقرا کے قید بابل سے یہود کو خلاص کیا کہ اوسکے ہوا ابر باران کیطرح سے اونکے لئے سیراب کرنیوالے ہوئے اور تیسرے بادشاہ یونانی سکندر کے سنہ ۳۳۲ قبل مسیح مین ہوئی جو فصل ۸ دانیال مین بکرا ایک سینگ والا کرکے دکھلایا جو کشتی زور والی کیطرح سے حسب فالجاریات یسرا کے آیا اور سنہ ۶۳ قبل مسیح مین رومیہ سے وہ یہود کے کارکے تھے حسب آیت فالمقسمات امرا کی بہانٹنے والے ہوئے جنمین دس بادشاہتین مملکت مغربیہ روم مین الارگ گاتھی آنے بیچے مین مبارزی تک سنہ ۴۷۶ ابد مسیح سے سنہ ۱۰۶۰ تک رہین اور سنہ ۶۱۰ مسیحی مین ہرقل سلطنت شاخ یازدہم قایم ہوئی جو مین شاخ شرقیہ رومیہ سرہ کا بادشاہ ویونان حسب فصل دانیال سکے غالب ہوا اور اوسکو اہل اسلام نے برباد کیا جسکے نسبت فصل ۲ و ۷ دانیال مین لکھا ہی کہ اونکی بادشاہت بادشاہت خدا کہلاویگی اور قرآن مجید مین بھی پہلے سی فرمایا ہی انما توعدون لصادق وان الدین لواقع کہ ✦

تم وعدہ کئے گئے سوائے اہل اسلام البتہ صادق ہو کہ تمہاری بادشاہت بادشاہت خدا ہی اور بہشتی دین اسلام البتہ واقع ہونیوالا ہے کہ سب دینوں پر غالب ہو فقط فقیر سید احمد

تقریظ ریختہ قلم جادو نگار مخدوم زمانہ فرید یگانہ جناب مولوی محمد زمان خان صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار نظام ساکنہ شمس آباد

بحکم حکمتہ بالغہ کن ٭ و کم قدرۃ بالغا غایتہ ٭ اذا امتن علی کونہ ٭ نفی کل شی نہایتہ ٭ سالکان مسالک السنتہ والجماعت کو نوید جاوید اس زمانہ فرحت آغاز مسرت انجام میں ہو کہ گل سرسبز پند و نصیحت و آگاہی شمع راہ یقین و صراط مستقیم دین متین ہدایت گم گشتگان کو ۔ یہ تحریر ہے رسالہ موسوم بمعراج الرسول ایک ایسی کتاب لاجواب ہوئی ہے جو اپنا ہی آپ جواب ہی ۔ کیوں نہ ہو کہ مصنفہ عالم باعمل اسوۃ الاذکیا و قدوۃ الاصفیا البارع الادیب والمکرم الحبیب والنسیب المعظم المحقق وحید الزمن مولوی حکیم سید محمد حسن صاحب امروہوی ہے کہ جسکے دیکھنے سے وہ خدشات جو معراج جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں واقع ہوتے تھے اس خوبی کے ساتھ دور اور زائل ہوتے ہیں کہ جس سے محققین متکلمین و مخالفین زمانہ کو ایک اسلوب کے ساتھ نفع پہونچ سکتا ہے دوسرے اس کتاب میں ایک نیا طریق پایا گیا ہے جو سلف سے آجتک کسی نے اپنے تفاسیر و تصانیف میں بیان نہیں کیا سو وہ یہ ہے کہ پہلے کتابوں کہ جنکی نسبت اللہ پاک نے اپنے کلام میں لفظ مصدق ارشاد فرمایا ہے سو حضرت باعمل نے کلام ربانی کو اپنے اس کتاب معراج الرسول میں یکجا کر دکھایا ۔ اور تمام اون احادیث کو جو اس موقع میں وارد ہوئے ہیں اور اجمالی حالت سے طبیعت میں تشتت و پریشانی پیدا کر دیتے ہیں حسب مراتب او مقامات پر مفصل بیان کر دیا ہے ۔

اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ تمام معراج رسالت مآب حضور صلے اللہ علیہ وسلم بارہ ہیں کہ جنکی تشریح حدیث شریف میں وارد ہی ۔ انتہا او خلاصہ یہ ہی کہ یہ کتاب اپنے بیانات کی موجد ہے یا یوں کہا جاوے کہ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے ۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

الحمد للہ کہ رسالہ سوال جواب

الموسوم بہ

حقانیت اسلام یا تبکیت نصاریٰ بکمال لاکلام

سنہ ۱۳۰۳ھ

مصنفہ حضرت سید حکیم محمد حسن صاحب امروہی مدرس اول عربی کالج اجمیر دام فیضہ

بمطبع رضوی واقع دہلی میں سید میر حسن کی اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

بعد حمد و صلوۃ و سلام کے خدمت واقفین تاریخ و جغرافیہ و کتب مقدسہ مین عرض یہ ہے
کہ اس عرصہ مین چونکہ یاجوج والی رشیا و ماجوج اکثر اہل یورپ کا زور ہے جنکی شوکت بعد
ہزار سال اہل اسلام کی موعود ہے پس وہ اپنی وعید سے عدم اطلاع رکھکر مقدسین اہل اسلام
پر معترض رہتے ہین اور گو کتب مقدسہ کو پڑہتے ہین جنمین محامد اسلام صاف صاف مذکور
ہین پر دینیات اسلامیہ کی خوبی سے واقف نہین ہوتے کیونکہ اونکی نسبت کتب سابقہ و
قرآن مجید مین کافر رہنا ہی لکہا ہے وہر چند اونکو جواب اہل اسلام سے ملتے رہتے ہین پر
وہ حسب تصریح مذکور کے ایمان کیطرف مائل نہین ہوتے ورنہ وعید حق تعالی کے مخالف
ہو جاوے۔ مجہسے بہی ایک ماجوج کے پیر و میرے ملاقاتی نے عرصہ ہوا چند سوالات
کیئے تہے اور ایسے جواب جنسے مورخین کو اطلاع ضروری ہے دیئے گئے تہے اور
وہ جواب متفرق پڑے تہے نظر بران مناسب دیکہا گیا کہ رسالہ تاریخ مسمے مفرح دلکشا
کے خاتمہ مین اونکو ہم رکہین جو کہ چند مقامات پر وعدہ ہم کرتے چلے آئے ہین **سوال**
اول نصاری کیطرف سے اہل اسلام پر گو مسلم کہ توریت کے مجموعہ مین جو کتاب تکوین و

ہے ملا سکی تک انتالیس چالیس کتاب ہے یہود کے فسادات اور ورود آفات سے
اکثر کتابونمین سے بقدر مذکور رہگیا ہے اور دراست دکہنگی و نیز تحریفات یہود سے
اوسمین بہی نسخے مختلف ہوگئے ہین لیکن بقول مسلمانونکے امام فخرالدین رازی کے
چونکہ نزول قران کے وقت سے جسکی نسبت مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ جابجا ارشاد ہے نسخے قلمی
مواضع مختلفہ مین منتشر ہین بالخصوص ایسی دو قومون مختلف یہود و نصارے مین جنمین
ایک دوسریکے خون کے پیاسے ہین اور وہ بہی زبانون مختلف مین منتشر ہین تو جو نسخہ ایک
قلمی نسخے مین ہے وہی سب دوسرے نسخونمین عادتاً تحریف سے نہین ہوسکتا مثلاً سعدی
کی گلستان کے ہزارون نسخے ہین پس جو نسخہ ایک نسخہ مین ہے وہی سب مین نہین اوسکو بہت سے کچھ
تصنیف سعدی مفقود ہو یہ ظاہر ہے کہ قدر مشترک مضمون گلستانمین سعدی کے مضامین
سے ہین اگرچہ ہر نسخہ کی سند سعدی تک متصل نہو مگر وہ اس درجہ شہرت کو پہونچی ہوئی
ہین کہ اوسمین مشترک مضمون سعدی کے شمار ہونگے اور اس سے بڑہکر شہرت مین حال
توریتہ کا ہے پس گو مانا کہ توریتہ کے نسخہ عبریہ مین ایک قوم ہونیسے مثلاً مقدمہ سنین اجداد
موسے مین نسخے ایکطور سے کرلیے جو سامریہ و یونانیہ ترجمہ کے مخالف ہین علی ہذا عکس کو
غور کیا جاوے مگر جو مضمون تینون نسخون مین مختلف قومونسے ملین جسمین نصاریٰ و
یہودی متفق ہون اوسمین تکرار اہل اسلام کا محض بیجا لیکن اہل اسلام باوجود اقرار
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ کے قدر مشترک مین بہی کلام کرتے ہین یہہ نہین مگر تعصب دیکہو
اجرا کلمہ کفر سے حالت نشہ مین مسلمان کافر نہین ہوجاتا پہر قصہ لوط علیہ السلام کو جو
اونکی دختر و نسے ہوا تسلیم نہین کرتے جو تینون نسخون مختلفہ توریتہ مین پایا جاتا ہے
اور قصور اوسمین اگر ہے اونکی بیٹیونکا ہے نہ لوط کا انہین جانین قصور جانئے اور اطہر یہ نا
اونکی بنات کا جو قران مین ہے پہلے واقعہ مذکورہ منافی توریتہ کے نہین جو دوسری
وقت مین ہونا لکہا ہے غور کرو قصہ آدم و حوا کو کہ سعید بن مسیب نے آدم مین حلف سے

کہتا ہے کہ آدم کو حوا نے اس درجہ کو نشہ پلا دیا کہ اوسنے اوسوقت مین قربت درخت ممنوع سے
ہوئی جیسے پارہ اول کی تفسیر معالم التنزیل اہل سلام مین منقول ہے اور عصیان آدم ہی
وہ جسمین سبب آیتہ قرآن لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَا وُورِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا کی شرمگاہین کہولین پس لوط
کی نسبت بہی وہی عذر کیون نہین کرلے اور دیکہو یوسف ع کی بہائیونکو کہ کونسا قصور
مثل قصد قتل وجہوٹ کے جو بعد شرک شمار مین آتا ہے نسبت یوسف کے باقی رکہا تہا
پہر کیون ان قصون اخوان یوسف کو حسب آیتہ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ کی تسلیم کرکے اونکو پیغمبر اہل سلام کہتے ہین گو بقول بعض صحیح وگر قبل از
نبوت کہین آدم کی نسبت بعد از نبوت ثابت علی ہذا قصہ روبیل بن یعقوب و یہودا ابن یعقوب
و داؤد ابن یشی ہین اور انکی مثل کو حسب حدیث صحیح کے درجہ امکان مین رکہنا چاہیے اور
ظاہر ہے کہ اگر تحریف ہے وہ مطلب سے ہی مثلاً مقدمہ مسیح ومسلمانونکی پیغمبر صاحب کے
حالات مین ہو یا جو اونکو مفید تہا مثلاً مقدمہ رجم مین پر وہ کل نسخون مختلف ترجمون مین نہین
ہو سکتی چنانچہ قصہ رجم مسیح ابتک موجود اور جس قصہ مین خود اونکو عیب عائد ہو مثلاً قصہ
داؤد مین کب عقل تسلیم کرتی ہی کہ انہون نے عبرانیہ وسامریہ ویونانیہ مین درج کردیا اور کوئی
آیتہ قرآن مین مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ کے مخالف ایسے نہین کہ توریتہ کی قرات کو منسوخ
کرے پر اہل اسلام اوسکو چہونا برا جانتے ہین حالانکہ باب علم مشکوۃ مین اونکی پیغمبر صاحب
کی اجازت عام ہے کہ اہل کتاب سے نقل کرو بلکہ امر موجود ہے الشیخ عبدالحق دہلوی شرح
کرتا ہے کہ ابن حجر کہتا ہے کہ اونکی کتابین مشتمل عجائبات وغرائبات پر ہین پس نقل مین
اونکی سوائے احکام کے حرج نہین پر اہل اسلام اپنے پیغمبر صاحب کے مخالف کتب
سابقہ کا چہونا برا جانتے ہین اور دوسری قومونکی پیرو ہوتے ہین جیسے بعض ہنود یہ نہین
مگر تعصب آور متعدد تینون نسخون توریتہ کو ہمنے دیکہا پر کہین نکلا کہ مسلمان اپنے قرآن
کو مطابق اوسکے پیشین گوئی کے اپنے سینے مین رکہین گے یا یاد کر بن سکے دو کہین